

سے نفرت اور بعض وعناد رکھنے لگتے ہیں۔ لیکن افسوس ناک بات یہ ہے کہ ہمارے یہاں اس طرز کی کتابیں نہیں ہیں کہ جس سے مستشرقین کے ان خیالات اور قریب کا دیوں کا اسی علمی اور ٹھوس استدلال طرز اور شگفتہ علمی زبان میں ان کا جواب دیا گیا ہو۔ کاش! ہمارے یہاں مشرق میں کوئی اکاڈمی یا تحقیقی ادارہ یا تصنیف کا تنقیدی جائزہ لیا جاتا اور ان کے اصل مآخذ و مصادر کی تحقیق کرتا۔ ان کی سند اور ذرائع معلومات کی تنقید و تخیص کا کام کرتا اور ان کے جوابات عالمی پیمانہ پر شائع کئے جاسکتے تو اسلام اور تمدن و تہذیب کی ایک عظیم اور گراں قدر خدمت ہوتی لیکن جو لوگ اس طرح کے علمی ادارے قائم کرنے کے وسائل و ذرائع رکھتے ہیں انہیں کوئی فکر نہیں ہے اور جن لوگوں کو اس کی فکر ہے وہ مسائل سے محروم ہیں، یہ ایک تلخ حقیقت ہے۔

ہماری گفتگو علوم اسلامیہ اور اسکی تحقیق و ریسرچ سے متعلق ہو رہی تھی، اس مناسبت سے میں نے ڈاکٹر ندوی صاحب سے پوچھا کہ: ”کیا انگلینڈ کی ہیریونیورسٹی میں اسلامک اسٹڈیز کا شعبہ ہے یا چند یونیورسٹیوں ہی میں اس کا انتظام ہے، اور آیا طلباء اسلامی و مشرقی علوم سے کس حد تک دلچسپی رکھتے ہیں۔“

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ جہاں تک مجھے علم ہے، انگلینڈ میں چھوٹی بڑی چالیس یونیورسٹیاں ہیں اور بہت سی یونیورسٹیوں میں مشرقی علوم کا شعبہ قائم ہے اور لندن یونیورسٹی کے مشرقی و افریقی زبانوں کا اسکول اپنی نوعیت کا سب سے بڑا اسکول ہے اس میں اسلامی ریسرچ کا شعبہ ہے اس کو مرکز تحقیقات مشرق وسطیٰ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ وہاں مشرق کے تمام علوم میں ریسرچ و تحقیق کے مواقع ہیں اور اڈنبرا یونیورسٹی اسکات لینڈ کے ادارہ علوم اسلامیہ میں علم تفسیر پر خاص طور سے تحقیق کا اہتمام کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ آکسفورڈ اور کیمرج میں اسلامک اسٹڈیز میں ریسرچ کا مکمل انتظام ہے۔ البتہ لیڈس یونیورسٹی میں خالص دینی مضامین پر تحقیق ممکن نہیں ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ریاض یونیورسٹی کے تین اساتذہ نے اسی شعبہ سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے، جس شعبہ میں میں خود تھا۔ یہ میرے دوست اور ساتھی ڈاکٹر عبدالرحمن انصاری۔ ڈاکٹر احمد حبیب اور ڈاکٹر محمد شعیب ہیں۔ انہوں نے علم زبان اور تاریخ کے موضوع پر ریسرچ کی ہے۔ گلاسکو یونیورسٹی میں سامی زبانوں پر تحقیق کا شعبہ ہے۔ یہ شعبہ زبان اور تاریخ کے لئے مخصوص ہے اور برنگھم یونیورسٹی مذاہب کے تقابلی مطالعہ کا شعبہ ہے، اس کے علاوہ سینٹ انڈریو ناچسٹر اور لیور پول میں مشرقی علوم کے شعبے ہیں۔ پیرا سنے پر شعبہ قائم ہیں البتہ ان میں طلبہ کی تعداد بہت کم ہے۔ لائق ذکر بات یہ ہے کہ لیڈس گلاسکو اور سینٹ انڈریو یونیورسٹیوں میں مشرقی اور عربی علوم کے شعبے اسکول سامی تحقیقاتی ادارہ کے نام سے معروف ہیں۔ مگر اڈنبرا یونیورسٹی میں اس شعبہ کو ادارہ علوم اسلامیہ کہتے ہیں۔

افکار و تاثرات

● مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیتہ العلماء

● مولانا زاہد الحسینی صاحب

● مولانا معراج الحق صاحب

جمعیتہ العلماء کی پالیسی | ناظم عمومی جمعیتہ علماء اسلام پاکستان حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے جمعیتہ کی پالیسی اور عزائم پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک پریس نوٹ میں فرمایا: جمعیتہ علماء اسلام پاکستان میں خالص اسلامی نظام نافذ کرنے کی تحریک چلا رہی ہے۔ اسلام کا نظام ہی معاشی مشکلات، معاشرتی مفاسد کا واحد اور جامع علاج ہے، موجودہ حکومت اسلامی نظام نافذ کرنے میں قطعاً ناکام رہی ہے۔ دینی اقدار پامال کر دئے گئے ہیں۔ دین کے قطعی مسائل میں تحریف کے راستے کھول دئے گئے ہیں۔ ختم نبوت کے بنیادی عقیدہ کو مجروح کر دیا گیا۔ بنیادی حقوق معطل ہیں۔ ہنگامی حالات بدستور قائم ہیں۔ بی ڈی کے غیر جمہوری انتخاب سے عوامی حق سلب کر لیا گیا ہے۔ تقریر و تحریر، نقل و حرکت اور اجتماعات پر پابندی عائد ہے۔ تقریباً تمام اضلاع میں دفعہ ۱۴۴ کے مسلسل نفاذ نے رہی ہوئی کمی پوری کر دی ہے۔ معاشی بد حالی، بے روزگاری نے غریب عوام کی کمر توڑ دی ہے۔ ان حالات کے تحت موجودہ حکومت کو آئینی طریقوں سے تبدیل کرنا اہم قومی اور ملی فریضہ بن جاتا ہے۔ جمعیتہ علماء اسلام مشرقی اور مغربی پاکستان کے تمام اضلاع میں —

— یوم احتجاج منارہی ہے۔ جمعیتہ علماء اسلام تمام مخالف جماعتوں سے اس سلسلہ میں تعاون کرے گی۔ بشرطیکہ جمعیتہ علماء اسلام کے بنیادی مقصد (اسلامی نظام کے قیام) میں یہ تعاون مفید ہو۔ بہر حال جمعیتہ علماء اسلام، اسلامی اقدار کے احیاء کو اولین حیثیت دیتی ہے۔ اور کسی طرح بھی اس عظیم مقصد سے ہاتھ نہیں کر سکتی۔ جمعیتہ علماء اسلام آنے والے انتخابات کے پیش نظر ضروری سمجھتی ہے کہ تمام سیاسی قیدیوں کو فی الفور رہا کر دیا جائے، اور ایسی فضا قائم کر دی جائے جس میں تمام سیاسی جماعتیں اپنا منشور اور اپنا پروگرام ترمیم کے سامنے آزادی سے پیش کر سکیں، اگر موجودہ فضا میں انتخابات کر دئے گئے تو یہ انتخابات ایک ڈھونگ ہوں گے اور پوری قوم کے